رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ	۱۲ روپے
ششماہی	۷ "
سہ ماہی	۴ "
ماہوار	۲½ "

قیمت

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | ۹ شہادت ۱۳۲۷ ش | ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۷ ھجری | ۲۹ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۹۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ ماہ شہادت: - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت سر درد اور بخار کی وجہ سے علیل ہے - احباب دعائے صحت سے فرمائیں -

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے - الحمد للہ

"حیدرآباد باعزت طور پر اور پوری قابلیت سے آنے والے حالات کا مقابلہ کریگا" (میر لائق علی)

ہندوستان عرب لیگ کی مدد نہیں کریگا

کراچی ۲۸ر اپریل: - ڈان نے لنڈن کی ایک اطلاع کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی ہے - کہ انڈین یونین نے یہودی ایجنسی کو یقین دلایا ہے کہ وہ عربوں اور یہودیوں کی موجودہ مناقشت میں غیر جانبدار رہے گی - اور عرب لیگ کی حمایت نہیں کرے گی - ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی براہ راست عربوں کی کسی قسم کی مدد دینے کی اجازت نہ دیجائیگی

بندرگاہ کراچی کی درآمد اور برآمد

کراچی ۲۸ر اپریل: - معلوم ہوا ہے - کہ اس سال مارچ میں گذشتہ مارچ کے مقابلہ میں چار کروڑ چھیانوے لاکھ روپے کا زیادہ مال کراچی کی بندرگاہ سے باہر بھیجا گیا ہے - اس کے مقابلہ میں نواسی لاکھ روپے کم کا مال

دو میکنیکل ورکشاپیں تعمیر کرنیکی تجویز

لاہور ۲۸ر اپریل: - محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ مغربی پنجاب میں پی - ڈبلیو - ڈی کی دو میکنیکل ورکشاپیں تعمیر کرنے کی تجویز کی گئی ہے - ایک لاہور چھاؤنی کے اسٹیشن کے نزدیک اور دوسری ملتان چھاؤنی کے قریب سیشن محل روڈ پر - ان ورکشاپوں کے نقشے حکومت کے مشیر تعمیرات نے تیار کر لئے ہیں - ہر ورکشاپ کے دروازے کے باہر ایک پلیٹ فارم اور سایہ دار تعمیرات ہوں گے - تعمیر میں ایسا انتظام بھی کیا جائے گا کہ بوقت ضرورت توسیع آسانی سے ہو سکے ورکشاپ کے بیچ میں غسل خانہ گھر ہوگا - اور قریب ہی ابتدائی طبی امداد کے مرکز اور ہسپتال ہوں گے -

"ہم آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے ہندوستان سے دوستی کے خواہاں ہیں"

حیدرآباد ۲۸ر اپریل - ریاست حیدرآباد کے وزیراعظم میر لائق علی نے ریاست کی مجلس قانون ساز میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ حیدرآباد ہندوستان کے ساتھ دوستی اور محبت کا تعلق رکھنا چاہتا ہے - لیکن ساتھ ہی وہ اپنی آزادی کو بھی برقرار رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے - اگر امن کی پوری کوشش کے باوجود ہندوستان نے ہمارے خلاف طاقت استعمال کی تو ہم حالات کا باعزت طور پر اور پوری قابلیت سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں - گو ہم کمزور سہی - لیکن ہم یقیناً حق پر ہیں - اس لئے تائید ایزدی ہماری مدد کرے گی - آپ نے کہا کہ تنظیم ہند کی تقسیم کے وقت ریاستوں کو حق دیا گیا تھا - کہ چاہیں تو ہندوستان یا پاکستان کے ساتھ مل جائیں اور چاہیں آزاد رہیں - ریاست کے دو بڑے فرقوں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے حضور نظام نے یہ فیصلہ کیا ہے - کہ دونوں میں سے کسی ڈومینین میں بھی شامل نہ ہو - اور ہندوستان جیسے وسیع ذرائع رکھنے والے ملک کو اس فیصلہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں - آپ نے کہا حیدرآباد نے ہمیشہ معاہدوں کی پابندی کی ہے - لیکن انڈین یونین نے اس بارے میں اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی اس نے ریاست کی اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی ہے - باہر سے آنے والے سامان کو روک لیا ہے اور آل انڈیا ریڈیو سے اس انداز سے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے - کہ گویا ہندوستان اور ریاست میں آخر جنگ ہو کر رہے گی -

سیکورٹی کونسل کی قرارداد سے پنڈت نہرو گھبرا اٹھے ہیں!

لاہور ۲۸ر اپریل: - کشمیر کانفرنس کے پبلسٹی بیورو کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ... مفتی سید ضیاء الحق صاحب بخاری سجادہ نشین زیارت کشمیر نے اپنے ایک بیان کے دوران میں فرمایا - کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے سلامتی کونسل کے فیصلہ پر گھبرا کر کہا ہے - کہ کشمیر میں استصواب رائے عامہ کی ضرورت نہیں - کیونکہ انہوں نے انڈین یونین سے کشمیر کا الحاق مہاراجہ کی خواہش سے نہیں بلکہ نیشنل کانفرنس کی خواہش سے کیا ہے اور یہ کہ نیشنل کانفرنس عوام کی نمائندہ جماعت ہے -

نہرو صاحب پر دروغ گو را حافظہ نباشد والی مثال صادق آتی ہے - پہلے وہ صاف مان چکے ہوئے ہیں کہ انہوں نے ریاست جموں و کشمیر کو مہاراجہ کی درخواست و خواہش پر انڈین یونین میں شامل کیا - مگر اب فرما رہے ہیں کہ نیشنل کانفرنس کی خواہش پر لیا گیا ہے - حالانکہ دوسری بات کلیۃً غلط ہے - صحیح یہی ہے کہ انہوں نے مہاراجہ کی درخواست پر ہی ریاست کشمیر کو انڈین یونین سے ملحق کر لیا عوام بیچاروں کی رائے تو کسی نے پوچھی ہی نہیں - اہل پاکستان تو شروع ہی سے کہہ رہے تھے کہ استصواب رائے عامہ کر لو -

کشمیر کی آزاد فوج کی سرگرمیاں

نئی دہلی ۲۸ر اپریل: - پونچھ کے شمال کی طرف آزاد کشمیر فوج نے ہندوستانی چوکیوں پر گولہ باری کی - یہ چوکیاں بہت کمزور ہو چکی ہیں - اور وہاں کے ہندوستانی سپاہیوں کے حوصلے پست ہو چکے ہیں نوشہرہ کے محاذ پر ہمارے گشتی دستے دشمن پر حملے کر کے کچھ آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں - آج دن بھر ہندوستانی طیاروں کی سرگرمیاں جاری رہیں لیکن وہ کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا سکے -

---

باہر سے کراچی آیا ہے - زیادہ تر کپاس باہر بھیجی گئی ہے - جو روس نے سب سے زیادہ خریدی ہے - مال کے خریداروں میں برطانیہ - اٹلی آسٹریا اور سپین بھی شامل ہیں - روس نے سات کروڑ روپے کی کپاس خریدی ہے -

اسسٹنٹ سرجنوں کی تنخواہ کا نیا سکیل

لاہور ۲۸ر اپریل: - محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ مغربی پنجاب میں اسسٹنٹ سرجنوں کو جو اب اسسٹنٹ میڈیکل افسر کہلاتے ہیں - یکم اپریل ۱۹۴۷ء سے تنخواہوں کا نیا سکیل دیا جائیگا - پہلے انہیں ۸۰ روپے ماہوار شروع میں تنخواہ ملتی تھی - اب شروع کی تنخواہ ۱۵۰ روپے ہے - اور دس روپے سالانہ ترقی کے حساب سے سکیل ۳۰۰ روپے تک چلے گا موجودہ ملازموں کو کسی ایسے مرحلے پر نئے سکیل میں داخل ہونے کا موقع دیا جائے گا - جو پہلے سکیل کی تنخواہ سے اونچا ہو - یہ ترقی خواہ وہ یکم اپریل ۱۹۴۷ء کو حاصل کریں یا اس کے بعد کسی ایسی تاریخ پر جب پہلے سکیل کے مطابق ان کی سالانہ ترقی کا موقع ہو -

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی - اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی روحانی برکات

از مولوی ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال

اسلام اپنی حیات ثانیہ کے دور میں آج سے قریباً نصف صدی پیشتر احمدیت کے دلکش روپ میں پھر از سر نو دنیا کے لئے جاذب توجہ بننا شروع ہوا۔ اس کے مرکز قادیان کو نصف صدی کے قلیل عرصہ کے اندر مخالفت کی آندھیوں اور زلازل میں جو عالمگیر اثر و رسوخ اور تقدس حاصل ہوا۔ وہ اس کی ابتدائی حیثیت اور مخالفت اعداء کا خیال کرتے ہوئے عہد حاضرہ کا ایک ایسا معجز نما واقعہ ہے۔ جسکی مثال سوائے انبیاء کی جاعتوں کے اور کہیں نہیں ملتی۔ مرکز احمدیت درحقیقت ساری دنیا میں ایک ایسا واحد مرکز ہے۔ جہاں سے تیرہ صدیوں کی انتظار کے بعد ہدایت و ایمان کا ایسا چشمہ پھوٹا جس نے صدیوں کے مردہ اور بے آب و گیاہ وادیوں کو سیراب اور تختۂ گلزار بنا دیا۔ جس کا ایک ایک قطرہ تشنہ کام روحوں کے لئے آب حیات ثابت ہوا ہے۔ اس چشمہ میں سے تشنگان روحانیت علم و عرفان کے خم کے خم لنڈھائے جا رہے تھے۔ اس مقام سے زندہ خدا کے بیشمار زندہ نشانات ظاہر ہوتے تھے جو اللہ کی ہستی اور حضرت بانی اسلام علیہ السلام کی صداقت و حقانیت کا زندہ ثبوت بن چکے ہیں۔ اس جگہ اسلام کے نظام نو کا سنگ بنیاد رکھا گیا ایسے نظام نو کا جو زمانہ حال کے انسانوں کی روح کو تسکین بخشنے اور حقیقی معنوں میں دنیا کے امن کا ضامن ہے۔ مغرب کی وسیع اور متمدن کہلانے والی دنیا میں جس کے چپہ چپہ پر دنیا کی تمام دلفریبیاں رقص کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اسی نظام نو اور اسی مرکز کی روحانیت بخش تاثیر کے ماتحت آج ہزاروں پروانہ ہائے اسلام نظر آتے ہیں۔ جو وہاں کی عشرت کاری کی گرم بازاری میں بیچ بیچ زمین پر چلتے پھرتے فرشتے معلوم ہوتے ہیں ایسے انسانوں کو اپنے مرکز مقدس قادیان کے ساتھ جس قدر والہانہ عقیدت و شیفتگی ہو سکتی ہے۔ اس کا پورا اندازہ وہی لگا سکتا ہے۔ جو فضائے روحانی سے کبھی قدر آشنا ہو۔ ان کی نگاہ میں اس ارض مقدس کے ہر ذرہ کے مقابل دنیا و مافیہا کی محبوب سے محبوب اور دلآویز چیزیں محض ہیچ ہیں وہ اس کے لئے اپنی ہر محبوب چیز کو قربان کر دینے میں فخر و مسرت محسوس کرتے ہیں۔

آج سے چند ماہ پہلے یہ روحانیت کدہ ہندوستان و پنجاب سے باہر تک ہر طبقہ و تمدن اور مختلف زبان کے انسان کا مرجع بنا ہوا تھا جہاں نہ صرف بنگالی۔ مدراسی۔ مالاباری حیدر آبادی اور ادھر پنجاب و سرحد کے قریباً ہر ضلع کے لوگ ہی چشمۂ علم و روحانیت سے سیراب ہو رہے تھے۔ بلکہ سماٹرا۔ جاوا۔ ملایا اور افغانستان۔ فلسطین اور یورپ کے معزز خاندانوں کے لوگ قادیان کے مقدس ماحول میں تعلیم و تربیت حاصل کر رہے تھے۔

ان دلدادگان روحانیت میں ایک معزز انگریز نوجوان لندن کی نظر فریب اور عشرت ساز سرزمین کو خیرباد کہہ دیتا ہے وہاں کے ہوشربا اور ... عیش ماحول اور ... اپنے عیش و آرام پر لات مار دیتا ہے اپنی زندگی کو خدا کی راہ میں اور اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ اور پنجاب کی چھوٹی سی بستی قادیان میں پر مشقت زندگی اختیار کرنے پر اس طرح لشاش اور مسرور نظر آتا ہے۔ کہ گویا اسے دنیا میں ہفت اقلیم کی بادشاہت مل گئی ہے۔ اس کی ساری زندگی میں یکدم ایک عجیب انقلاب واقع ہوتا ہے۔ وہ لندن میں قادیان کے مبلغین کرام کا نمونہ دیکھ کر ایسے اسلامی ڈھانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ کہ قادیان میں داخل ہوتے ہوئے وہ ویسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بالکل پیدائشی مسلمان ہے۔ سر پر ٹوپی اور بدن پر سلوار و قمیص ہے۔ اور چہرہ پر داڑھی کا اسلامی شعار نظر آتا ہے۔

لندن کا رہنے والا معزز تعلیم یافتہ نوجوان شدید گرمیوں میں دور سے چلکر پانچوں وقت نماز باجماعت کے لئے قادیان کی مسجد مبارک میں پہنچتا ہے۔ پھر نماز میں اسکی محویت اور اس کے خشوع خضوع کو دیکھ کر پیدائشی مسلمان حیرت و رشک سے بھر جاتا ہے۔ وہ منازل سلوک پر عجیب تیزی و سرعت سے گامزن نظر آتا ہے۔ شدید گرمیوں میں اسے رمضان مبارک میں شب بیدار اور روزہ دار دیکھ کر دوسرے مومنیان محو حیرت ہو ہو جاتے ہیں۔

اسی قسم کا عظیم الشان تغیر پیدا کرنے والے مرکز روحانیت کا موجودہ بربریت خیز انقلاب میں تخلیہ تاریخ انسان میں ایسا اہم اور الم انگیز واقعہ ہے جسکی مثال اس زمانہ کی تاریخ میں، اس مرکز کی اہمیت اسکے عالمگیر اثرات اور تعلقات کے لحاظ سے نہیں ملسکتی۔ یہ تخلیہ اپنی ذات میں ہی اس کے تفصیلی کوائف کو نظر انداز کرتے ہوئے بھی دنیا کی دور دراز مختلف آبادیوں میں اور لاکھوں بااثر انسانوں کے دلوں میں جس قدر رنج و لذت اور غم و غصہ کی لہر دوڑا دینے والا واقعہ ہے اس کا اندازہ ان خطوط سے ہو سکتا ہے۔ جو مثلاً انگلستان جرمن ہالینڈ شمالی و جنوبی امریکہ کے جوشیلے اور مخلص و معزز نومسلموں کی طرف سے پہنچے ہیں۔ جو گزشتہ سال حفاظت مرکز میں اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تڑپ رہے تھے۔ اور اپنی اپنی حکومتوں سے قادیان کے لئے اجازت کے حصول کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ تڑپ اٹھتے تھے۔ پھر خود اس مرکز میں بسنے والی جماعت جو حد درجہ کے وفادار پابند آئین و امن تھے کا امام ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو اس علاقہ کے حکمران رہ چکے تھے۔ اور جس کا دروازہ فیاضی و مروت تمام علاقہ کے ہر ہندو سکھ کے لئے ہمیشہ یکساں کھلا تھا جو اپنے اخلاق عالیہ اور شرافت کے لحاظ سے امن کا شاہزادہ ہے۔ جو ساری دنیا میں اپنے لاکھوں پیروؤں کے ذریعہ امن و سلامتی اور تہذیب و انسانیت کی داغ بیل ڈال رہا ہے۔ ایک ایسی جماعت کے مرکز کا ایسے تو نچکال واقعات کے ذریعہ آنا فانا خالی کرا لینا ایسا سانحہ روح فرسا ہے جسکی مثال نہیں ملتی۔ اور جو ہندوستان سے باہر متمدن دنیا کے لاکھوں دلوں پر نہایت ناخوشگوار اور برا اثر چھوڑنے والا ہے

مکھیاں

گذشتہ سے پیوستہ

بیماری کا پھیلنا

سب سے پہلے ۱۸۹۸ء کی جنگ میں جو امریکنوں اور ہسپانیوں کے درمیان ہوئی۔ اس امر کا مشاہدہ کیا گیا۔ کہ سپاہیوں میں ٹائیفائڈ بخار مکھیوں نے ہی پھیلایا ہے پھر تحقیقات نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ صرف ٹائیفائڈ بخار نہیں بلکہ اسہال۔ ہیضہ۔ پیچش اور قریباً تمام بیماریوں کے جراثیم مکھیوں کی وجہ سے ہی ادھر ادھر پھیلتے ہیں۔ نیویارک کی ایک سوسائٹی نے کئی سالوں کے تجربہ کے بعد ثابت کر دیا۔ کہ وہ بچے جو غلیظ گھروں میں پرورش پاتے ہیں۔ دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ موت کا شکار ہوتے ہیں۔ گندا مکان اور مکھیاں لازم ہیں یہی وجہ ہے کہ گندے مکان کے مکین ہمیشہ مختلف امراض کا شکار رہتے ہیں۔

مکھیاں موسم سرما میں بھی زندہ رہتی ہیں۔ مگر سردی ان کی طبیعت کے منافی ہے۔ اس لئے بے حس و حرکت اسے گذار دیتی ہیں۔ ان کی بہت سی اقسام ہیں۔ جو مختلف مقامات اور مختلف جانوروں سے مختص ہیں۔ افریقہ میں ایک عجیب و غریب قسم پائی جاتی ہے جس سے انسان مرض النوم کا شکار ہو جاتا ہے۔

روک تھام

مکھیوں کی افزائش کو روکنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ تمام ایسی جگہوں کو جہاں وہ انڈے دیتی ہوں۔ یا ان کے بچے نشو و نما پاتے ہوں صاف رکھا جائے۔ اور گوبر وغیرہ کو کسی ایسی بند جگہ میں ڈال دیا جائے۔ کہ ان کی رسائی نہ ہو سکے۔ زمین پر دبا دینا یا کسی خشک جگہ میں جہاں وہ سوکھ جائے پھیلا دینا بھی فائدہ مند ہے۔ لکڑی میں جلانے کا رواج ہے۔ مگر اس سے ضیاع ہوتا ہے۔ جاندار مکھیوں کو مارنے کیلئے بھی پوری پوری جد و جہد کرنی چاہیئے مہلک ادویات کا استعمال اور مکانوں میں جالی لگانا بہت ہی مفید ہے

خاکسار منیر احمد وینس

اطفال احمدیہ کی تنظیم

مشرقی پنجاب سے آنے والے منتشر بچوں کو از سر نو منظم کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ تاکہ ان کی تربیت کا پھر سے انتظام کیا جا سکے۔ اس کے لئے قائدین کرام۔ زعماء اصحاب۔ پریذیڈنٹ اور امراء اصحاب سے گزارش ہے کہ اپنے تمام بچوں کو منظم کریں۔ اور ان کی تربیت۔ نماز کی پابندی اور ان میں اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کے لئے مناسب اصحاب کو بطور مربی تجویز فرما دیں۔ اور اپنی پہلی فرصت میں شعبۂ اطفال احمدیہ مرکزیہ کو اس سے مطلع فرما دیں۔ پاکستان میں یہ کام ماہ مئی کے آخر تک مکمل ہو جانا چاہیئے۔ (خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۹ میکلوڈ روڈ لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
۲۹ اپریل ۱۹۴۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودی ریاست

قاہرہ کا اخبار "الاہرام" لکھتا ہے۔ کہ گذشتہ چند دنوں کے درمیان عرب لیڈروں اور امریکن سفارت کے مابین متعدد ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ اخبار مذکور کا خیال ہے کہ امریکہ کے لوگوں کو خدشہ ہے۔ کہ برطانوی انخلا کے فوراً بعد روس اپنی کسی کٹھ پتلی حکومت کے ذریعہ فلسطین پر قبضہ کرلے گا۔ اس لئے امریکہ برطانیہ کو آمادہ کر رہا ہے۔ کہ جب تک کوئی تصفیہ نہ ہو برطانیہ ڈٹا رہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ دراصل یہودیوں اور عربوں کا مسئلہ نہیں۔ بلکہ مغربی اقوام کا ذاتی مسئلہ ہے۔ اور جو تصفیہ ہوگا۔ اس سے یہودیوں اور عربوں کے نفع ونقصان کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ بڑی بڑی اقوام کے اپنے مفاد کا نفع و نقصان مدنظر ہے۔

آج سے کئی سال پہلے یہودیوں کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔ کہ وہ فلسطین میں اپنی ریاست قائم کریں گے۔ اور اگر یہودیوں کو اپنے طور پر سوچنے دیا جائے۔ تو وہ غور و خوض کے بعد اب بھی اسی نتیجہ پر پہونچیں گے۔ کہ یہودی ریاست کے قیام کا خواب ایک ایسا خواب ہے۔ جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کچھ وقت کے لئے ہو بھی جائے۔ تو اس ریاست کا محل وقوع ایسا ہے۔ کہ اگر تمام دنیا کے یہودی اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ یہاں جمع بھی ہو جائیں۔ تو پھر بھی اس ریاست کو استقلال نصیب نہیں ہو سکتا اور صرف اس وقت تک اس کا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔ جس وقت تک کوئی بڑی ایک یا ایک سے زیادہ قومیں یہودیوں کی پشت پناہ بنی رہیں۔ جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں۔ کہ یہ فلسطین میں یہودیوں کی ریاست تو برائے نام قائم رہے گی۔ مگر دراصل یہ سہارا دینے والی بڑی قوم یا اقوام کا رہتی دنیا تک اڈہ بنا رہے گا۔

ظاہر ہے کہ یہودی عربوں سے علی الرغم اپنے طور پر فلسطین کے کسی حصہ میں ریاست قائم نہیں کر سکتے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو وہ مغربی اقوام کے سہارے پر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ یہودی ریاست نہیں کہلا سکتی۔ اور نہ یہاں امن قائم رہ سکتا ہے۔

بریں وجہ یہودی اگر چاہتے ہیں۔ کہ وہ فلسطین میں اپنے طور پر بغیر کسی بیرونی طاقت کے سہارے قیام پذیر رہیں۔ تو ان کے لئے ایک ہی لائحہ عمل ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ عربوں سے کوئی باعزت سمجھوتہ کر لیں۔ اور اپنی الگ ریاست بنانے کا خیال ترک کر دیں۔ جب تک مغربی سیاست نے اس علاقہ میں دخل اندازی نہیں کی تھی۔ یہودی امن و امان سے یہاں زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور اپنے مقدس مقامات میں بلا روک ٹوک اپنی مذہبی رسومات ادا کر سکتے تھے۔ اسلامی حکومت انکے جان و مال کی محافظ تھی۔ اور وہ عربوں کے ساتھ اس طرح گھل مل گئے ہوئے تھے جس طرح اب فلسطین کے عیسائی گھل مل کر زندگی بسر کر رہے ہیں

حقیقت یہ ہے جیسا کہ ہم نے اوپر ثابت کیا ہے۔ یہودیوں کو اپنی ریاست قائم کر کے فلسطین میں امن اور چین سے زندگی بسر کرنے کا قدرتاً کوئی امکان نہیں ہے۔ وہ محض بڑی بڑی مغربی اقوام کے ہاتھ ان کے ذاتی مفاد کے لئے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ اور جب تک وہ انکی ادوقی پر چلتے رہیں گے۔ نہ تو وہ اپنی ریاست کے آپ مالک بنکر رہ سکتے ہیں۔ اور نہ فلسطین میں امن کا قیام ہو سکتا ہے۔ وہ کبھی برطانیہ کبھی امریکہ اور کبھی روس کے زیر منت رہ کر اپنی ریاست کا ڈھانچہ کھڑا کر سکتے ہیں۔ جس کی بنیاد ہمیشہ متزلزل ہی رہیگی۔

نہروں کا پانی

کچھ دن ہوئے سردار شوکت حیات وزیر مال نے اپنے ایک بیان میں بتایا تھا۔ کہ جن نہروں کا پانی مشرقی پنجاب نے بند کر دیا ہے۔ ان کے متعلق مشرقی پنجاب نے جو شرائط پیش کی ہیں۔ وہ اتنی کڑی ہیں۔ کہ کوئی بھی ان کو قبول نہیں کر سکتا۔ اگرچہ وہ شرائط پبلک میں نہیں آئیں لیکن اس بات سے یہ اندازہ ضرور لگ سکتا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت مغربی پنجاب کی زراعت کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچانے پر تلی ہوئی ہے۔

ہم نے کچھ دن ہوئے اپنی حکومت کو اس لئے ملزم گردانا تھا۔ کہ اس نے بروقت معاہدہ کی تجدید کیوں نہ کی۔ یہ درست ہے کہ اگر شروع ہی سے اس معاملہ کی طرف توجہ دی جاتی۔ تو مشرقی پنجاب کی حکومت کو مغربی پنجاب کی حکومت کو شدید نقصان پہنچانے کا یہ موقعہ نہ ملتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مشرقی پنجاب کی حکومت بری الذمہ ہے حقیقت یہ ہے کہ انہار کا پانی بند کر کے مشرقی پنجاب کی حکومت نے نہایت ہی ظالمانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ اگر مغربی پنجاب سے کوئی کوتاہی ہوگی بھی تھی۔ تو اس کو انہار کا پانی بند نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر انسانیت سے اور کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔ کہ اتنے وسیع علاقہ کی زراعتی پیداوار کو نقصان پہنچا دیا جائے۔ خاصکر جبکہ اسکو کوئی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو۔

پاکستانی کپڑا

اکنامک کنٹرول کانفرنس میں مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ پاکستان نے بتایا ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان خان لیاقت علی خان وزیراعظم پاکستان اور ان کی بیگم صاحبہ نے عہد کیا ہے۔ کہ وہ پاکستانی کپڑے کے سوا اور کوئی کپڑا استعمال نہ کرینگے۔ انہوں نے یہ عہد تحریری کیا ہے۔ یہ ایک بہت اچھی مثال ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ حکومت پاکستان کے دوسرے بڑے بڑے عہدہ دار اور صوبائی حکومتوں کے عہدہ دار اور ان کی بیویاں بھی اس مثال کی تقلید کرینگی۔

پاکستان کی اقتصادی حالت کے پیش نظر اس وقت ضروری ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے کم سے کم دولت باہر جانے دی جائے اور حتی الوسع دیسی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے کپڑے کا سوال نہایت اہم سوالات میں سے ہے اور اگر تمام لوگ ارادہ کر لیں۔ کہ وہ پاکستانی کپڑے کے سوا اور کپڑا نہ استعمال کریں گے۔ تو یقیناً چند دنوں میں یہ صنعت ترقی کر جائیگی اور ملک کا بہت سا روپیہ جو باہر جاتا ہے۔ وہ بھی بچ جائے گا۔ اور عوام بھی بیکاری سے نجات پا جائینگے۔

اسلامی سوشلزم

مدیر معاصر امروز "حرف و حکایت" کے زیر عنوان فرماتے ہیں۔

"قائداعظم نے ڈھاکہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ اسلامی سوشلزم کو مملکت پاکستان کے دستور حکومت کی اساس قرار دیا جائے گا۔ حال میں میاں افتخار الدین نے ڈھاکہ میں جو تقریر کی ہے اس میں بھی انہوں نے اسلامی سوشلزم کا ذکر کیا ہے . . . . . . بدقسمتی سے ہم لوگوں کا عمل جس قسم کے اسلام پر ہے۔ اس میں جاگیردار زمیندار و مشائخ اور ان کی گدیاں بھی آجاتی ہیں اس لئے قائداعظم نے ان کے معاشی نظام کی جانب لوگوں کو توجہ دلانے کے لئے اسلامی سوشلزم کہہ دیا۔ اور میاں افتخار الدین نے ان کی پیروی کی۔ تو کونسی قیامت آگئی؟ اور پھر ذرا اس بات پر غور تو کیجئے۔ کہ دونوں نے اسلامی سوشلزم کی ترکیب ڈھاکہ میں استعمال کی ہے لاہور میں نہیں کی۔"

مدیر صاحب پوچھتے ہیں کہ ایک بات اگر قائداعظم کہیں تو لوگ کچھ نہیں کہتے۔ مگر وہی بات اگر میاں صاحب کہیں تو قیامت آجاتی ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کا صحیح جواب تو میاں صاحب ہی دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر قیاس آرائی ہی کرنا ہے۔ تو ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ میاں صاحب کے تعلقات چونکہ زیادہ تر کمیونسٹوں کے ساتھ رہے ہیں۔ اور اب بھی ہیں۔ اس لئے جب میاں صاحب اسلامی سوشلزم کا نام لیتے ہیں تو لوگوں کے ذہن میں کمیونزم کا خیال چکر لگانے لگتا ہے۔ اور اسلام کا خیال نکل جاتا ہے۔ لیکن قائداعظم کی صورت میں ایسا اس لئے نہیں ہوتا۔ کہ ان کی گذشتہ زندگی کمیونزم سے آلودہ نہیں۔

لیکن ہمارا خیال ہے کہ قائداعظم اور میاں صاحب دونوں اگر اسلامی زندگی پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو ان کو اسلام کے ساتھ سوشلزم کا اجنبی لفظ لگانے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

فوری توجہ کے لئے

پاکستان سے باہر ایک قریب کے علاقہ میں چند ڈاکٹروں (M.B.B.S.) ریڈیو کے انجینئروں تاجروں اور ایسٹ افریقہ کے لئے ٹرنر ولس ہولڈرز وغیرہ کی فوری ضرورت ہے۔ کافی آمدنی ہوگی۔ ضرورت مند لوگ جو وہاں جانا چاہیں جلدی ہمیں اطلاع دیں۔ تاہم ان کے لئے بندوبست کر سکیں۔ (وکیل التبشیر ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس علم و عرفان

قادیان کی واپسی کے متعلق خدائی وعدے اور جماعت کا فرض

مرتبہ خورشید احمد صاحب

لاہور ۲۶ ماہ شہادت۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مجلس احباب میں تشریف فرما ہو کر جو ارشادات فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں عرض کیا جاتا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے کل کی مجلس میں اپنی دو رویا بیان فرمائی تھیں۔ اور ان کی تائید کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ ضرور ہمیں جلد یا بدیر قادیان واپس لے جائے گا (انشاء اللہ تعالےٰ) اس سلسلے میں آج حضور نے فرمایا۔ جہاں تک خدائی وعدے کا تعلق ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ ضرور پورا ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ قادیان سلسلہ کا مرکز مقرر کیا گیا ہے اور یہ صاف بات ہے کہ خدا کی بتائی ہوئی بات تو بہرحال غلط نہیں ہو سکتی۔ خواہ دنیا بظاہر اسے ناممکن ہی خیال کرے۔

جب قادیان پر حملہ ہوا۔ تو گورنمنٹ کے کئی بڑے بڑے افسروں نے مجھے کہا کہ وہاں پر اپنے آدمیوں کو رکھنا اصولی طور پر عقل کے خلاف ہے۔ ایک انگریز افسر قادیان گیا۔ اور وہاں سے آکر مجھے ملا اور کہنے لگا۔ کہ میں اپنے لمبے تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اب قادیان میں محض قربانی سے کچھ نہیں بن سکتا۔ وہاں پر آپ نے جو نوجوان بٹھا رکھے ہیں۔ وہ اتنی قیمتی چیز ہیں۔ کہ انہیں ضائع کر دینا بہت بڑا نقصان ہے۔ میں نے ان سب کو یہی جواب دیا۔ کہ بے شک دنیاوی نقطہ نگاہ سے اب قادیان میں بیٹھے رہنا بے وقوفی کی بات ہے لیکن مذہبی نقطہ نگاہ سے دو چیزیں ایسی ہیں جن کی بناء پر ہم کبھی قادیان نہیں چھوڑ سکتے اول تو ہمارا ایمان ہمیں کہتا ہے۔ کہ حالات خواہ کچھ ہوں ہمیں اپنے شعائر چھوڑ کر نہیں آنا چاہیئے۔ اگر ہمارے آدمی مارے جائیں تو ہمیں اور آدمی بھیجنے چاہئیں۔ اور وہ بھی مارے جائیں تو اور بھیجنے چاہئیں۔ دوسرے ہمارے خدا کے وعدے ہیں۔ کہ قادیان ہمیں ضرور ملے گا۔ یہ وعدے بھی ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ کہ ہم قادیان کو نہ چھوڑیں۔

حضور نے فرمایا دیکھو دنیا بظاہر یہی سمجھتی تھی۔ کہ قادیان میں رہنا اب ہمارے لئے ناممکن ہے۔ اور وہاں پر اپنے آدمیوں کو بٹھائے رکھنا بے فائدہ ہے۔ لیکن اب آہستہ آہستہ یہی ناممکن بات ممکن ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ چنانچہ قادیان کے متعلق وہاں کی حکومت کا رویہ بھی اب آہستہ آہستہ کچھ بدلتا جا رہا ہے۔ آج ہی مجھے اطلاع آئی ہے۔ کہ بعض لوگوں نے مقبرہ بہشتی سے ملحقہ باغ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ حکومت نے انہیں اس سے روک دیا ہے۔

ویسے بھی اب قادیان کا سوال روز بروز زیادہ اہمیت اختیار کر رہا ہے۔ یہ باتیں بتاتی ہیں۔ کہ اندر ہی اندر ہمارے خدا کی مخفی تدابیر کام کر رہی ہیں۔ یہ تدابیر ایک نہ ایک دن ہمیں لے جائیں گی۔ انشاء اللہ

فرمایا باقی رہا یہ سوال کہ ہمیں قادیان کب واپس ملے گا۔ سو ہمیں اس سوال میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ مومن منافقوں کی طرح خدا تعالےٰ کی تقدیر پر افسوس نہیں کیا کرتا۔ بلکہ وہ ہر حالت میں راضی برضا رہا کرتا ہے۔ اگر بظاہر کوئی سختی نظر آئے۔ تو اول تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ شائد یہ سختی در پردہ اللہ تعالےٰ کا کوئی نشان ظاہر کرنے کا موجب بننے والی ہو۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو پھر وہ اس سختی کو اپنے گناہوں کا نتیجہ سمجھتا ہے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرنے میں لگ جاتا ہے پس ہمارے لئے اصل سوال یہ نہیں ہے کہ قادیان ہمیں کب واپس ملتا ہے۔ بلکہ اصل سوال یہ ہے۔ کہ ہم اپنے قلوب کی کسی حد تک اصلاح کر رہے ہیں۔ اور ہمیں قربانی کی کتنی توفیق مل رہی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ہماری جماعت میں کئی لوگ ایسے ہیں۔ جو نمازوں کے پابند نہیں ہیں۔ اور جن کے چندے بالکل معمولی ہیں ابھی حال ہی میں لاہور کے ایک حلقہ کی رپورٹ سے مجھے معلوم ہوا کہ وہاں کے اکثر لوگ 1/16 چندہ دیتے ہیں حالانکہ میں نے بار بار کہا ہے کہ اس مصیبت کے وقت میں زیادہ سے زیادہ چندہ دینے کی کوشش کرو۔ دراصل اس معاملے میں جماعت کے عہدہ داروں اور کارکنوں کو اپنی اصلاح بھی کرنی چاہیئے۔ اگر وہ خود چندوں میں نمایاں حصہ لیں۔ نمازوں پر اور دعاؤں پر زور دیں۔ تو ضرور باقی جماعت پر بھی ان کے نیک نمونہ کا اثر ہو گا۔ احمدیت کو قبول کرنا بہت بڑی قربانی ہے۔ جو لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ان کا داخل ہونا ہی بتاتا ہے۔ کہ ان کے اندر ایمان ضرور ہے ہاں اگر وہ عملی لحاظ سے کمزور ہیں۔ اور قربانی کا اچھا نمونہ پیش نہیں کرتے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دل تک پہنچنے کے لئے ہم نے صحیح راستہ اختیار نہیں کیا۔ ورنہ ضرور وہ دین کی راہ میں قربانیاں کرنے پر آمادہ ہو جاتے۔

ہر چیز کی عادت آہستہ آہستہ ہی پڑا کرتی ہے اول تو ہمارے کارکنوں کو اپنا نیک نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اور دوسرے آہستہ آہستہ چندوں کی شرح میں اضافہ کرنے کی تحریک کرنی چاہیئے مثلاً جو 1/16 دیتا ہے اسے 1/15 دینے کی تحریک کرو۔ اور جو 1/15 دیتا ہے اسے 1/14 دینے کیلئے کہو۔ امید ہے کہ اس طرح اس کا جمود ٹوٹ جائے گا۔ اور جب ایک دفعہ جمود ٹوٹ گیا۔ تو پھر وہ قربانیوں میں بڑھتے چلے جائیں گے۔

یہاں لاہور میں ہی بعض دوستوں نے قربانی کا بڑا اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے پچیس فیصدی کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح اختر صاحب نے اپنی آمدنی کا پچاس فیصدی ماہوار چندہ میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح اسلامیہ پارک کے ایک دوست بھی جن کا نام مجھے اس وقت یاد نہیں۔ اپنی آمدنی کا کافی حصہ چندہ میں دیتے ہیں۔ ان دوستوں کی مثالیں بھی جماعت میں پیش کرنی چاہئیں۔ بلکہ انہیں ساتھ لے جایا جائے۔ اور دوسروں کو کہا جائے۔ کہ دیکھو اگر یہ اتنی قربانی کر سکتے ہیں تو تم کیوں نہیں کر سکتے اگر تم اتنی قربانی نہیں کر سکتے تو کم از کم کچھ تو اپنے چندوں میں اضافہ کرو۔ اگر اس طریق سے کوشش کی جائے۔ تو مجھے یقین ہے کہ صرف لاہور کا چندہ ہی موجودہ چندے سے تین چار گنا بڑھ سکتا ہے۔ پس بجائے کسی اور سوال میں پڑنے کے اپنی اصلاح کرنے اور قربانیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کرو کہ یہی ہماری کامیابی کا طریق ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ سے کام کی رپورٹ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان کے قائدین اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ ان کے کام کی رپورٹ کم از کم ماہانہ مرکز میں آنی اشد ضروری ہے۔ تا مرکز سے اس کا تعلق قائم رہے۔ اور مرکز اس کے کام پر بروقت تنقید کر کے اس کی صحیح راہ نمائی کر سکے۔

بعض مجالس محض اس وجہ سے رپورٹ نہیں بھیجتیں۔ کہ کام بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ یا ہوتا ہی نہیں۔ یہ غلط ہے کہ رپورٹ نہ بھیجی جائے۔ کیونکہ اگر وہ رپورٹ میں ایک مرتبہ تھوڑا کام درج کریں گی۔ تو اسے ان کو ندامت محسوس ہو گی۔ اور وہ آئندہ ماہ میں زیادہ کام کرنے کی کوشش کرینگی پس رپورٹ کا بروقت بھجوانا خود ان کی دینی بیداری کا موجب ہو گا۔ اس لئے آپ اس طرف پوری توجہ فرمائیں۔ اور پابندی سے رپورٹ بھجواتے رہیں۔ رپورٹ بیشک سادہ کاغذ پر ہی آجائے مگر آئے ضرور۔

مہتمم ایثار و استقلال مجلس مرکزیہ

تقرر امیر و نائب امیر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی جگہ ان کی رخصت کی وجہ سے ۲۸ فروری سے چھ ماہ تک کے لئے میاں دوست محمد صاحب شمس کو قائمقام امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اور چوہدری ظفر احمد صاحب رئیس موطم کو جماعت احمدیہ چونڈہ کا ۳۰-۴-۵۰ تک کے لئے نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کام کرنے کی توفیق دے آمین۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں:۔ (ناظر اعلےٰ)

درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا عزیز محمد طاہر سلمہ اللہ دوسری دفعہ ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہو گیا ہے۔ عزیز بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ عطاء اللہ ہیڈ کلرک دفتر و لنگر

نماز کیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از مکرم درویش خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی آف بمبئی قادیان

ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر... نحن لہ مسلمون ۵ (پ ۲۱ ع ۱)

عبادت دو قسم کی ہے (۱) تذلل و انکسار (۲) محبت و ایثار۔ جسمانی رنگ میں تذلل و انکسار کے واسطے نماز جو انسان کے ہر عضو کو خشوع خضوع میں ڈالتی ہے۔ اور محبت و ایثار کے واسطے خانہ کعبہ محبان صادق کے واسطے ایک نمونہ دیا گیا (پوری تشریح چشمہ معرفت صفحہ ۹۱ و ۹۲ سے ملاحظہ ہو)

سعادت نامہ کے تین درجے ہیں۔ فنا۔ بقا۔ لقا درجہ فنا کے واسطے انسانی کوشش لازمی ہے۔ اور نماز اس کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اور فنا کے معاً بعد بقا ہے۔ جو صرف موہبت الٰہی سے عطا ہوتا ہے۔ جس کے بعد عبادت کا بوجھ اس کے سر پر سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ایک ایسی قوت اور لذت آجاتی ہے جو وہ قوت تکلف سے نہیں بلکہ طبعی جوش سے یاد الٰہی اس سے کراتی ہے (ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۳ تفسیر آیت بلٰی من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن الخ اور ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۲۱ سے ۲۴) شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت انسان اپنے میں تغیر پاتا ہے۔ اور اس کی پہلی حالت پر ایک انقلاب آجاتا ہے۔

اب میں نماز کی وہ حقیقت بیان کرتا ہوں کہ جس سے انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد آیات ممدوحہ بالا کی تشریح کروں گا جو کسوٹی ہیں۔ انقلاب کے پرکھنے کی اور پھر یہ بتاؤں گا جو خانہ کعبہ کے طواف کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ ان کے واسطے کونسا خانہ کعبہ بن سکتا ہے واضح ہو کہ قبلہ رو کھڑے ہوتے ہی ابو الانبیاء کی قربانی اور اس کا نوازا جانا ہماری آنکھوں کے سامنے پھر جانا چاہیئے۔ پھر انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفاً۔ ما انا من المشرکین کی نیت کے ساتھ اللہ العالمین کے دربار میں حاضر ہونے سے امیدوں اور آرزوؤں کے بر آنے کا یقین ہو جانا چاہیئے کہ ہمارے ساتھ بھی ہمارے اخلاق کے مطابق وہی سلوک ہوگا جو پیارے "حنیف" کے ساتھ ہوا۔ جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

پھر زبان سے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ میں سب طرف سے فارغ ہو کر اس کے دربار میں مانگنے کے واسطے آگیا ہوں۔ جو میری روحانی اور جسمانی ہر قسم کی ضروریات پوری کر سکتا ہے کیونکہ وہی تمام صفات کاملہ کا جامع اور منبع ہے۔ اور سب سے بڑھ کر پورا کرنے والا ہے پھر ہاتھ باندھ کر مودب کھڑا ہو جاتا ہے نہ ادھر دیکھتا ہے نہ اُدھر دیکھتا ہے۔ بلکہ سیدھی نیچی سجدہ گاہ پر نظر رکھ لیتا ہے۔ نہ کسی کی بات کا جواب دیتا اور نہ کسی سے کچھ کہتا ہے گویا کہ اب یہاں ہے ہی نہیں۔ اور دربار میں کھڑے ہونے کا صحیح طریقہ بھی یہی ہے۔ پھر سبحانک اللھم وبحمدک الخ اس طرح کہتا ہے کہ مالک حقیقی اس کے سامنے کھڑا ہے۔ اور یہ بالکل نزدیک ہو کر دیکھتا اور پکار اُٹھتا ہے کہ اے اللہ تو پاک ہے اور ہر قسم کی تعریف کا سزاوار اور برکتوں کا منبع اور بزرگیوں کا خزانہ میں اقرار کرتا ہوں کہ سچا معبود۔ مطلوب۔ معشوق اور مقصود تو ہی ہے۔ لہذا درخواست پیش کرتا ہوں۔

پھر تعوّذ اور بسم اللہ سے کہ درخواست شاہی اختتام پر ہی ہے۔ کسی دوسرے پر نہیں۔ اقرار کر کے پڑھنا شروع کرتا ہے۔ اب چونکہ پڑھ رہا ہے۔ اس لئے ایک تو کچھ فاصلہ ہو گیا۔ دوسرے معبود کو اب دیکھ بھی نہیں رہا ہے۔ لہذا مخاطب کا صیغہ استعمال نہیں کرتا۔ نیز یہ بھی کہ اب جن انعامات کا ذکر ہوگا ان کا تعلق زمین و آسمان سے ہے۔ اور اس کا ذہن اب اس طرف منتقل ہوگا کہ کس طرح یہ انعامات نہ صرف مجھ پر بلکہ دنیا و ما فیہا پر ہو رہے ہیں۔

ظہر و عصر جو انسان کی وارنٹ جاری ہونے اور عدالت میں پیشی کی دو حالتوں کے بالمقابل رکھی گئی ہیں۔ یہاں تو آہستگی سے پڑھتا ہے۔ مگر مغرب اور عشاء جو فرد جرم لگ جانے اور سزا دے جانے کے بالمقابل ہیں انہیں بلند آواز سے پڑھتا ہے۔ کیونکہ ان حالتوں میں بیان دینے اور جرح کرنے کا موقع ملتا ہے۔ پھر نماز فجر چونکہ سزا کے بعد بری ہونے کے بالمقابل ہے۔ اس واسطے اس میں بھی آواز بلندی سے پڑھتا ہے۔ جیسے شکریہ ادا کیا جاوے۔

(اوقات نماز کے فلسفہ کی تشریح دیکھو کشتی نوح ہے)

الحمد للّٰہ رب العالمین سے شروع کرتا ہے کہ ہر قسم کی تعریف جو انسانی ذہن میں آسکتی ہے۔ وہ اللہ ہی کو سزاوار ہے جو جامع ہے۔ تمام صفات کاملہ کا۔ یعنی رب ہے تمام جہانوں کا۔ کیا مطلب کہ ہر چیز کو اس کی ضروریات کے مطابق بتدریج ترقی دیتا ہے۔ الرحمٰن بغیر کسی استحقاق کے خود بخود اپنے فیضان عام سے حسب حال ضروریات مہیا کرتا ہے اور مالک یوم الدین کے فیضان رحیمی سے انسانی محنتوں کا مناسب بدلہ دیتا ہے۔ یعنی جس طرح مالک اپنی اشیاء کی نگہداشت رکھتا ہے اور ضائع اور خراب نہیں کرتا۔ اس سے بڑھ کر خیال رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ مالک حقیقی ہے۔ نمازی کو رب العالمین کہنے کے موقع پر سورج چاند ستاروں۔ بحری اور بری جانوروں نباتات۔ جمادات اور اس کو نہ ماننے والوں اور برا کہنے والوں کی جسمانی اور روحانی ربوبیت کس طرح اناج پھلوں وغیرہ نیز سلسلہ انبیاء کے ذریعہ جاری ہے اور کس طرح ہر براعظم اور ہر ملک میں ضروریات مہیا ہیں تصور کر لینا چاہیئے۔ اسی طرح الرحمٰن کے لفظ پر ہر جاندار کو منہ۔ ہاتھ پیر۔ ٹانگیں اور ہوا وغیرہ جن کی اس کو ضرورت تھی تمام ملکوں اور براعظم میں مہیا کئے جانے۔ اور الرحیم پر کہ کس طرح ہم کو تھوڑی محنت سے اس زندگی میں ہماری کل ضروریات مہیا کر دیتا ہے اور آئندہ زندگی میں بے شمار ملیں گی۔ وہ اس کے علاوہ ہیں اور مالک یوم الدین کے لفظ پر کہ کس طرح ہم پر جسمانی انعامات سے بڑھ کر یہ انعام ہے کہ ہمکو وہ اطمینان قلب حاصل ہے۔ جو اس کی طرف سے آنکھیں بند کرنے والوں کو ہرگز میسر نہیں۔ پھر آئندہ زندگی میں لا متناہی انعامات ملیں گے۔ (وہ اس کے سوا ہیں) یہ تصور اس پاک بے نیاز کی عبودیت کا ایک جوش پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ پھر نگاہ اوپر اٹھا کر اور اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے ایاک نعبد کہ اے رب العالمین میں اپنے تمام اعضا قویٰ کے ساتھ تیرا عبد بن گیا کیا مطلب کہ اب تو صرف میرے ہی سامنے نہ رہے گا۔ بلکہ میں قول و فعل سے تیری صفات کا اعلان کروں گا۔ ایاک نستعین مگر اس کام میں تیری رحمانیت سے استقامت کا طلبگار ہوں۔ اھدنا الصراط المستقیم اور تیری رحیمیت سے سیدھا راستہ ملے اس پر چلنے اور کامیاب ہونے کا امیدوار ہوں۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین اور تیری مالکیت یوم الدین سے ملتجی ہوں کہ منعم علیہم میں کرنا اور مغضوب اور ضال کے گروہوں سے بچانا۔ اللہ العالمین ایسا ہی کرنا۔

(سورہ فاتحہ کی لطیف تفسیر ملاحظہ براہین حصہ چہارم حاشیہ صفحہ ۱۱)

اس کے بعد کلام الٰہی سے کچھ آیات یا کوئی سورت پڑھتا ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ انا نحن نزلنا الذکر الخ کا اپنی استعداد کے مطابق محافظ ہوں۔ مذکورہ حمد و ثنا سے اس کے دل میں مالک ارض و سماء کی ایسی عظمت قائم ہو جاتی ہے کہ اللہ اکبر کے پاک کلمات سے کبریائی بیان کرتا ہوا تعظیماً جھک جاتا ہے۔ اور یہ کہنا شروع کر دیتا ہے۔ سبحان ربی العظیم پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔ یعنی جو میرے جیسے کمزور اور گنہگار کی بھی ربوبیت کرتا ہے۔ وہ یقیناً نقائص اور کمزوریوں سے پاک ہے اور ہر قسم کی تعظیم جو انسانی ذہن میں آسکتی ہے۔ اس کا سزاوار ہے اس وقت اس کے دل میں ایک یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ ایسی ہستی تو درخواستوں کو کبھی رد نہیں کر سکتی۔ چنانچہ یہ کہتا ہوا کہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ۔ ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ یعنی اللہ تعالےٰ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی حمد کی۔ اے رب ہمارے ہر قسم کی حمد کا تو ہی مستحق ہے۔ تعریف بھی کثرت سے پاکیزہ مبارک۔ اس مقام پر اس بلند و بالا ہستی کے روبرو تذلل و انکسار کرنے کے واسطے اپنے آپ کو بے بس پا کر نعرہ تکبیر بلند کرتا ہوا سجدہ میں گر جاتا ہے اور تصویری زبان میں پیشانی اور ناک جو سب سے زیادہ عزت کے لائق سمجھے جاتے ہیں اس کے سامنے زمین پر رکھ کر یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنا حق ادا کر دیا اور زبان سے کہتا ہے سبحان ربی الاعلیٰ یعنی تو جو اعلےٰ رب ہے وہ ہر قسم کی کمزوریوں اور نقائص سے پاک ہے۔ اب جو تیری مرضی وہی میری مرضی (دیب اور اعلیٰ کی لطیف اور سرور پیدا کرنے والی تفسیر ملاحظہ ہو۔ تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول صفحہ ۳۹۰ سے ۳۹۴) اس حالت میں ایک جوش اٹھتا ہے اور پھر دو زانو بیٹھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی کمزوری کا اعتراف اور رحم کی درخواست کرتا ہے اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی وارفعنی واجبرنی اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر عافیت دے ہدایت دے۔ رزق دے۔ اور سرفراز کر اور اصلاح کر اس پر پھر ایکدفعہ سجدہ میں گر کر تذلل وانکسار کے ساتھ اپنی بے کسی اور بے بسی اور واحد لاشریک کی قدرت کا اقرار کرتا ہے جس طرح کہ پہلے کیا تھا۔ اب اس کے دل میں ایک لہر دوڑ جاتی ہے ایک ولولہ اٹھتا ہے پھر درخواست سے شروع کرکے سجدہ تک تگ ودو کرتا ہے اور پھر دوسرے سجدہ کے بعد مودب بیٹھ کر یہ اقرار کرتا ہے۔ التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات کہ زبانی جسمانی اور مالی عبادتیں سب اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اس مقام پر سردار دوجہاں سرور انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال آجاتا ہے کہ ان سب باتوں کا علم تو اسی رہبر کامل کے ذریعہ سے ہوا۔ اس سرور اور لذت کے عالم میں اس پر ایک وجد طاری ہو جاتا ہے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر نور کو اپنے سامنے تصور کرکے یہ کہنا شروع کر دیتا ہے۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تجھ پر سلامتی ہو اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کی رحمتیں اور برکتیں۔ السلام علینا وعلےٰ عباد اللہ الصالحین۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی گویا ظاہر کرتا ہے کہ میں بخیل نہیں۔ بلکہ تجھ پاک بے نیاز سے یہ چاہتا ہے کہ دوسرے مستحق لوگوں کو بھی نواز۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی سچا معبود سوائے اللہ کے اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ یعنی مخلوق پر تیرے لطف وکرم کے مشاہدہ سے اب گواہ بن گیا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود ہے اور مقصود ہو ہی نہیں سکتا اور میری مسعود صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی حقیقت میں تیرا کامل عبد اور رسول کیونکہ اس کے ذریعہ سے ہمیں یہ سب حاصل ہوا اب اے اللہ ایسے کامل انسان واسطے جس کے متعلق تیرا حکم ہے تیرے کلام پاک میں۔ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علے النبی .... الخ ہم الیی عظیم الشان ہستی پر درود بھیجتے ہیں الخ یہ چونکہ ایک مستقل مضمون ہے۔ اس لئے اس کی تشریح پھر کبھی اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو لکھونگا ان بعد دعا کر کے دائیں بائیں سلام کہتا ہے۔ کہ اب میں اللہ تعالےٰ کے دربار سے واپس آگیا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ؏

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

مذکورہ بالا شعر میں بتا دیا ہے کہ قرآن پاک بھی کعبہ بن سکتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کو محبت واخلاص سے پڑھیں اور اس پر غور کریں اور عمل پیرا ہوں۔

میں نے اس مختصر مضمون میں نماز کا ڈھانچہ پیش کر دیا ہے۔ دوست اس پر جتنا غور کریں گے اس سے لطف اندوز ہوں گے اور نماز میں ان کو مزا آنے لگے گا۔ انشاء اللہ

اگر اسی نیت وارادہ۔ اسی جوش وولولہ اسی تذلل وانکسار اور اس یقین کامل کے ساتھ نماز پڑھی جاوے تو وہ اس کی پہلی زندگی پر موت وارد کرے گی۔ اور اس کے بعد اس کو نئی زندگی عطا ہو گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تمام برکتیں اخلاص میں ہیں۔ اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں یہی موت ہے۔ جس کے بعد زندگی ہے۔ مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے۔ ضمیمہ براہین پنجم ص۸۳"

اب اگر ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے اس سے کچھ کم درجہ پر ادا ہوگی تو آیات مندرجہ بالا میں جو نشانیاں بیان کی گئیں ہیں۔ ممکن ہی نہیں کہ وہ پیدا نہ ہوں۔ ارشاد باری ہوتا ہے۔

نماز یقیناً باز رکھتی ہے فحشاء اور منکر سے (فحشاء کے معنی حد سے اتنا تجاوز کرنا کہ ناپاک صورت ہو جائے۔ اور منکر کے معنے وہ صورت جس سے عقل وکانشنس انکار کرتا ہے اسلامی اصول کی فلاسفی ص۵۳) کیا مطلب؟ کہ نماز تو اپنے محبوب خالق اور رازق سے بھیک مانگنا ہے۔ جس کا تقاضا تذلل وانکسار ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ اس سے ایسے کام سرزد ہوں جن کو عقل کانشنس بھی قبول نہ کرتی ہو یا یہ کہ ان کی صورت ہی ناپاک ہو۔ ولذکر اللہ اکبر۔ یعنی اللہ تعالےٰ کا ذکر تو بلند بالا ہے معمولی آدمی کی توصیف کرنے اور اس سے مانگنے سے مراد پوری ہو جاتی ہے۔ تو اللہ جو منبع ہے صفات کاملہ کا اور جو مالک ہے ہماری تمام ضروریات کے خزانوں کا۔ اس سے حصول مراد کا یقین کیونکر انسان کو فحشاء اور منکر پر دلیر کر سکتا ہے۔ واللہ یعلم ما تصنعون۔ اللہ تعالےٰ کو تو معلوم ہی ہے جو تم کرتے ہو۔ لہٰذا تمہاری نیت۔ ارادہ اور اعمال کے مطابق ہی بدلہ ہو گا۔ ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن اور اہل کتاب سے مت جھگڑو۔ اس طرف سے مگر جو بہتر ہو۔ کیا مطلب؟ اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ تمہارے اعمال پسندیدہ ہیں یا نہیں تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے تم دیکھو کہ اہل کتاب پر تمہارے اعمال پر کچھ اثر ہوتا ہے۔ اور ان کو تمہاری طرف کشش پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہوتی ہے۔ تو خیر۔ ورنہ اپنی فکر کرو۔ اور اصلاح کرو۔ تاکہ نقصان نہ اٹھاؤ (اہل کتاب ومشرکین کی لطیف اور عمدہ تشریح تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ دوم ص۳۴۴ پر دیکھو) ہاں ان میں سے جو ظالم طبع ہیں۔ ان کے متعلق یہ بات نہیں بلکہ صرف ان کے متعلق ہے۔ جو اپنی کتاب پر عمل پیرا ہیں۔ اور ان پر اتمام حجت بھی کر سکتے ہو۔ کہ اپنے اعمال سے بتا دو کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ ان سے زاید تم کرتے ہو اور اس میں وہ بھی شامل ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اور جب کہ تمہارا اور ہمارا ایک ہی اللہ ہے۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اس کی طرف سے اگر زاید احکام ملیں۔ تو ان پر بھی کاربند ہوں کیونکہ فرمانبرداری کا تقاضا یہی ہے۔ اور ہم تو اس کی فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر واجب ہے

زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے تیسرا رکن ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اول لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی شہادت دوم نماز۔ سوم زکوٰۃ۔ چہارم رمضان کے روزے پانچویں بیت اللہ کا حج پس جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہو۔ وہ اگر اسے ادا نہیں کرتا۔ اس کے ایمان کا دعوےٰ جھوٹا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص ان تین باتوں میں سے کسی ایک کا تارک ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ زکوٰۃ دینے سے مال میں کمی نہیں آتی۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دو گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے۔ بلکہ بڑھاتے ہیں۔ پس اس فریضہ کی طرف احباب جماعت متوجہ ہوں۔

(نظارت بیت المال)

تفسیر کبیر جلد اوّل شائع ہو رہی ہے

احباب جماعت کو مژدہ ہو کہ تفسیر کبیر جلد اول جو سورۃ فاتحہ سے شروع ہو گی عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ یہ جلد نصف پارہ اول کی تفسیر پر مشتمل ہو گی۔ اور جماعت احمدیہ کے لئے خصوصاً معارف قرآنی کا بے بہا خزانہ ہے۔ جس کا ہر احمدی کے پاس ہونا اس کی فرض شناسی کا ثبوت ہے۔ حجم اندازہ ساڑھے پانصد صفحات ہو گا۔ غیر مجلد کیلئے ہدیہ -/۴ (چار روپے) ہو گا۔ جلد کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ مجلد کی قیمت تقریباً -/۵/۸ روپے ہو گی۔ جس قدر نسخے مطلوب ہوں۔ ان کے مطابق رقم بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے لئے اس قدر نسخے محفوظ رہ سکیں۔ اور جن احباب کی اس جلد یا دیگر جلدوں کے حساب میں کوئی رقم ہو۔ وہ اس سے دفتر وکیل الدیوان کو مطلع فرما دیں۔ تاکہ ریکارڈ کو دیکھ کر تسلی کی جاوے جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان لاہور کے نام بجانب تفسیر کبیر جلد اول بھجوائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید لاہور پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتصادی کنٹرول کانفرنس کا دوسرا اجلاس

کراچی ۲۷ اپریل - آج کراچی میں ڈھائی بجے اقتصادی کنٹرول کانفرنس کا اجلاس پھر شروع ہوا - جس کی صدارت مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ و اقتصادیات نے کی - اس نشست میں کانفرنس نے جو کمیٹیاں مقرر کی تھیں - ان کی ترتیب دی ہوئی رپورٹوں پر غور و خوض کیا گیا -

مسٹر غلام محمد نے خاص طور سے تین امور کیطرف مندوبین کی توجہ مبذول کرائی - اولاً انہوں نے کہا کہ کمیٹیوں کی سفارشات میں بہت عدم آہنگی تھی - دوئم ایسی ضروریات زندگی مثلاً گوشت سبزی، مچھلی اور روٹی وغیرہ کی قیمتوں میں جو اضافہ ہو رہا ہے - اس پر بالکل توجہ نہیں دی گئی اور تیسرے ایسے ذریعوں کے اختیار کرنے کی سفارشیں نہیں کی گئی ہیں - جن پر عملدرآمد کرکے افسروں کی رشوت ستانی کا انسداد کیا جاسکے -

مالیات کے افسروں کے کام کی اچانک پڑتال

لاہور ۲۷ اپریل - کچھ روز پیشتر مالیات کے وزیر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا تھا کہ عنقریب ہی چند افسروں کی ایک پارٹی اس مقصد کیلئے بنائی جائیگی کہ وہ اچانک چھاپہ مار کر محکمہ مالیات کے افسروں کے کام کی پڑتال کرے - اب اس سلسلہ میں ایک اور اعلان ہوا ہے ایسے افسروں کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اگر کسی افسر نے کوئی ناجائز الاٹمنٹ کی یا اپنے کاغذات مکمل نہ کئے - تو اس کیخلاف عام مجرموں کی طرح تعزیرات ہند کی روشنی میں مقدمہ چلایا جائیگا حکومت مغربی پنجاب نے ایک لاسلکی پیغام کے ذرائع کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پانچ مئی سے پہلے پہلے اپنی تمام غلطیاں درست کرلیں اور اپنے کاغذات وغیرہ مکمل رکھیں -

خباب بی بی اور رشید بی بی

ان مہاجر عورتوں کا پتہ درکار ہے

لاہور ۲۸ اپریل - ایک شخص منیدا عرف محمد بخش جو جزیرہ نما ملایا کے مقام باٹو کیو (منسٹ ملاٹا) میں میسرز ملینی سن برادرز کے ہاں ملازم تھا - اس کے وارثوں کا موجودہ پتہ درکار ہے منیدے کے متعلق بیان کیا جاتا ہے - کہ وہ ۱۴ اگست ۱۹۴۲ء کو وفات پاگیا - اسکی بیوہ خباب بی بی اور بیٹی رشید بی بی موضع جم شیر ڈاک خانہ سلطان پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں رہتی تھیں - معلوم ہوا ہے کہ تقسیم پنجاب کے بعد یہ دونوں ماں اور بیٹی پاکستان میں آگئیں -

متوفی منیدا عرف محمد بخش کا کچھ روپیہ سیونگز بنک میں جمع ہے - اور اس کے سلسلے میں اس کی بیوہ اور بیٹی کا موجودہ پتہ درکار ہے - اگر کسی صاحب کو ان کے متعلق علم ہو تو وہ ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز مغربی پنجاب کو مطلع کریں -

خان عبدالغفار خان کو وزیر اعظم سرحد کا انتباہ

پشاور ۲۷ اپریل - پشاور کے ایک اجتماع عظیم میں سردار عبدالرب نشتر وزیر مواصلات پاکستان چوہدری خلیق الزمان ناظم آل انڈیا مسلم لیگ اور عبدالقیوم خاں وزیر اعظم سرحد نے تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی - کہ وہ پارٹی بازی کو ترک کرکے مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں - خان عبدالقیوم خان وزیر اعظم سرحد نے خان عبدالغفار خان اور ڈاکٹر خانصاحب کو انتباہ کیا - کہ اگر انہوں نے حکومت کے خلاف کوئی تخریبی کاروائی کی - تو حکومت انہیں کچل کر رکھ دے گی - حکومت یہ برداشت نہیں کرسکتی کہ کوتہ اندیش قسم کے لوگ اسلامی حکومت کو دوسروں کے اشاروں پر نقصان پہنچانے کی ناپاک کوشش کریں -

بکری ٹیکس کیخلاف ہڑتال کی دھمکی

ڈھاکہ ۲۷ اپریل - مرکزی حکومت کے عائد کردہ عام بکری ٹیکس کے خلاف کل ڈھاکہ اور نرائن گنج میں ہڑتال کی گئی تھی - بازار اور دکانیں بند رہیں اور تانگہ چلانے والے اور رکشا کھینچنے والوں نے بھی ہڑتال میں حصہ لیا - مولانا محمد دین کی صدارت میں کل تاجروں کا ایک جلسہ بھی ہوا تھا - جس نے ایک قرارداد میں اس محصول اور شرح محصول کے خلاف احتجاج کیا ہے - اس اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے - کہ اگر ۵ امئی تک حکومت ان کے پیش کردہ مطالبات کو تسلیم نہیں کرتی ہے تو مشرقی پاکستان کے تمام تاجر غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال کر دینگے -

پروفیسر بخاری اور ڈاکٹر قریشی کی واپسی

کراچی ۲۷ اپریل - پروفیسر اے - ایس بخاری اور ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی جو حکومت پاکستان کی طرف سے لندن اس غرض سے گئے تھے کہ انڈیا آفس کی املاک کو دونوں ملکوں میں تقسیم کیا جاسکے یونائیٹڈ پریس کے کہنے کے مطابق اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے بغیر پاکستان واپس آرہے ہیں - اس واپسی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ہندوستان حکومت نے یہ درخواست کی ہے کہ اس مسئلے کو کم سے کم چھ ماہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے -

پہلا ہندوستانی کمانڈر انچیف

نئی دہلی ۲۶ اپریل معلوم ہوا ہے کہ اکتوبر سے ہندوستان میں ہندی کمانڈر انچیف ہوگا - ستمبر کے آخر میں جنرل بوچر اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جائینگے - اور پھر وہ ہندوستانی دفاعی فوجوں کے چیف ایڈوائزر کی حیثیت سے کام کریں گے -

رام چندر کاک کا مقدمہ شروع ہوگیا

سرینگر ۲۶ اپریل - آج سرینگر میں سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں کشمیر کے سابق وزیر اعظم پنڈت رامچندر کاک نے آغاز میں عدالت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا - کہ میرے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں - وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں آپ نے عدالت کو ایک درخواست دی جس میں اپنے بھائی پنڈت امرناتھ کو وکیل صفائی مقرر کئے جانے کی خواہش کی - یہ درخواست عدالت نے نامنظور کر دی - لیکن ان کو کوئی اور وکیل صفائی مقرر کرنے کی اجازت دیدی - اس ضمن میں یاد رہے کہ آپ کے بھائی پنڈت امرناتھ کو بھی ان کے ہمراہ گرفتار کیا گیا تھا لیکن بعد میں روزانہ حاضری دینے پر رہا کر دیا گیا تھا اس کے بعد عدالت نے مقدمہ کی سماعت دس دن کے لئے ملتوی کر دی -

جنوبی سیام میں مسلمانوں کی بغاوت

بنکاک ۲۶ اپریل - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ملایا اور سیام کی سرحد پر سیگوی کولک کے شہر کے پاس ایکہزار مسلح مسلمانوں نے حکومت سیام کیخلاف بغاوت کر دی ہے - ایک اطلاع کے مطابق چھاپہ ماروں اور مسلح پولیس میں ایک گاؤں میں لڑائی چھڑ گئی - سیام کی وزارت کے ایک سرکردہ افسر نے کہا - ہماری وزارت داخلہ کی جانب سے شکایات رفع کرنیکی کوشش ہوگی لیکن وہ غیر قانونی کاروائی کو برداشت نہیں کرسکتی - پچھلے کچھ ہفتوں سے جنوبی صوبوں سے شورش کی متواتر خبریں آرہی ہیں -

بددیانتی ختم کرنے کیلئے از سر نو عزم

کراچی میں اقتصادی کنٹرول کانفرنس میں اپنا صدارتی خطبہ پڑھتے ہوئے پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام نے کہا - میں پورے اختیار سے کہتا ہوں - حکومت پاکستان نے ہر بددیانت ملازم کو خواہ اسکا رتبہ کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو - ملازمت سے الگ کر دینے کا پکا عزم کر لیا ہے - ہم کسی شخص کو اس لئے معاف نہیں کریں گے - کہ اس کا مرتبہ بلند ہے یا اسے عوام کی حمایت حاصل ہے - میں چاہتا ہوں - کہ صوبائی وزیر بھی اپنے علاقوں میں مرکزی حکومت کے اس عزم کی پیروی کریں - تاکہ پاکیزہ نظام کا ایک نیا دور شروع ہو -

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ حضرات کہاں ہیں؟

لاہور ۱۸ اپریل - لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر کی وساطت سے ایک صاحب نور محمد نے اپنے رشتہ داروں کا موجودہ پتہ دریافت کیا ہے تقسیم پنجاب سے پیشتر وہ جالندھر کے قریب ایک گاؤں موضع کرٹ بادل خان میں رہتے تھے - نور محمد کے والد کا نام رلیاز Rullia والدہ کا نام ایدو بی ہے - ان کے دو بھائی ابراہیم اور غلام محمد ہیں نور محمد صاحب کو اپنے ان عزیزوں کے متعلق آخری اطلاع یہ ملی تھی - کہ وہ نکودر کیمپ میں ہیں - اور بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ پاکستان چلے گئے اسکے بعد ان کے متعلق کوئی خبر نہیں ملی - اگر کسی صاحب کو نور محمد کے ان عزیزوں کے موجودہ پتہ کے بارے میں کوئی خبر ہو یا ان میں سے کوئی اس پیغام کو پڑھے تو وہ ازراہ کرم اس کی اطلاع "ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز مغربی پنجاب" کو دیں -

ضروری اعلان

اخبار جدید نظام کا جبری التواء

لاہور ۲۳ اپریل - اخبار جدید نظام ہر روز بلا ناغہ باقاعدہ شائع ہوتا رہا ہے - اس دوران میں پریس کی خرابی اور کاغذ کی کمی کے باوجود ہر طرح سے کوشش کرکے اخبار جاری رکھا - لیکن اب بوجہ مجبوری ایجنٹ اور قارئین کرام حضرات کی اطلاع کیلئے اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ پرچہ ۵ مئی کو صبح انشاء اللہ تعالیٰ اپنے نظام پریس سے طبع ہوکر شائع ہوگا - پریس کی تکالیف کو دور کرنے کیلئے اخبار جدید نظام کیلئے اپنا اردو اور انگریزی پریس خرید لیا گیا ہے - حکومت کی طرف سے اجازت بھی مل گئی ہے اب صرف مشینری لگائی جارہی ہے جس کے بعد اخبار جدید نظام اپنے پریس میں باقاعدہ طبع ہوا کرے گا جملہ احباب کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے -

(خادم)

(شہاب الدین صحرائی مالک و مدیر اخبار جدید نظام ۶ لوئر مال روڈ لاہور)

یروشلم کے لئے بین الاقوامی پولیس فورس

لیک سیکسیس ۲۸ اپریل:- فرانس نے اتحادی اقوام سے سفارش کی ہے۔ کہ یروشلم کے مقدس مقامات اور آبادی کی حفاظت کے لئے ایک ہزار رضاکاروں کی بین الاقوامی پولیس فورس یروشلم روانہ کی جائے۔

یہودی جماعتوں کا اتحاد

یروشلم ۲۸ اپریل:- یروشلم کے عبرانی نیوز پیپر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ باہمی معاہدے کی رو سے جس پر آج تل ابیب میں دستخط ہوئے ہیں۔ یہودیوں کی دفاعی فوج "ہگانہ" اور دہشت پسند جماعت "ارگن زوائی لیومی" اپنی اپنی انفرادی حیثیت کو ختم کر کے ایک ہی جماعت میں مدغم ہو گئی ہیں۔

حکومت ہند اچھوتوں کے تبادلہ آبادی پر رضامند ہو رہی ہے

نئی دہلی ۲۸ اپریل:- معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت مغربی پنجاب اور سندھ میں پانچ لاکھ کے قریب اچھوت موجود ہیں۔ اور حکومت ہند ان کے انخلاء کے لئے بھی کوشاں ہے۔ چنانچہ آج کل اس سلسلے میں حکومت پاکستان سے گفت و شنید کی جا رہی ہے۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اب تک تقریباً ۶ لاکھ اچھوت پاکستان سے ہندوستان جا چکے ہیں۔ بمبئی اور مشرقی پنجاب کی صوبائی حکومتوں نے اچھوتوں کے واسطے کچھ مکان تعمیر کرنے کے لئے علی الترتیب نو ہزار اور بارہ ہزار روپے کی رقوم منظور کی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بڑے بڑے کارخانوں اور فرموں کے مالکان نے حکومت کو یقین دلایا ہے کہ وہ آنے والے اچھوتوں کے لئے ذریعہ معاش مہیا کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے۔

مشرقی پنجاب سے سامان لانے کے انتظامات

لاہور ۲۷ اپریل:- مسٹر غضنفر علی خان وزیر مہاجرین نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کے مسلمان مہاجرین کا ذاتی سامان مشرقی پنجاب اور ریاستوں میں پڑا ہوا ہے۔ جس کے متعلق عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں سے لانے کے لئے لاری وغیرہ نہیں مل سکتی ٹرک والوں کے دل میں بھی یہ اندیشہ پایا جاتا ہے کہ ان کی گاڑیاں مشرقی پنجاب میں روک لی جائیں گی میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مشرقی پنجاب میں کوئی لاری یا ٹرک روکی نہیں جائے گی۔ اور اگر ایسا کیا گیا تو ہماری حکومت اس کی قیمت ادا کر دے گی۔ جو مہاجرین سامان لینے کے لئے مشرقی پنجاب جانا چاہیں ان کو ٹرک یا لاری کے لئے رجسٹرار ٹرانسپورٹ سے ملٹری [illegible] لاہور سے درخواست کرنی چاہیئے۔ ٹرک کا کرایہ جو رجسٹرار صاحب مقرر کریں گے پیشگی ادا کر دینا ہوگا۔ ٹرک کے لئے اسکورٹ کا انتظام کیا ہے جو لیفٹیننٹ کرنل محمد صادق۔ [illegible] کرنل محمد صادق [illegible] میں [illegible] کہ مہاجرین کو متعلقہ [illegible] جانا

حکومت کی طرف سے صنعتی اداروں کو ہر ممکن امداد دی جائے گی!

کراچی ۲۷ اپریل:- گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے کراچی چیمبر آف کامرس کے ۸۸ ویں سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پاکستان کو جس قدر تکالیف اور مشکلات سے گزرنا پڑا۔ اتنا ہی اس میں استقلال و استحکام پیدا ہو گیا۔ وہ لوگ جن کے پاؤں انتہائی مخالفت اور غیر یقینی مستقبل کے سامنے بھی نہیں ڈگمگائے۔ اب اس نوزائیدہ ریاست پاکستان کو خاطر خواہ ترقی پر گامزن کرنے سے بھی نہ ہچکچائیں گے۔ جو لوگ ابھی تک اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ پاکستان ہندوستان کے سامنے جھک جائے گا۔ یا دوبارہ ملنے کی خواہش کرے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ جلد اپنے دل سے اس غلط فہمی کو دور کر دیں۔ اتنا ہی دونوں مملکتوں کے حق میں مفید ہوگا۔ اور دونوں مملکتوں میں خوشگوار تعلقات کے قیام میں مدد ملے گی۔

قائد اعظم نے مزید کہا۔ کہ حکومت کی خواہش ہے۔ کہ صنعتی ترقی کی ہر منزل پر انفرادی کوشش برقرار رہے جن صنعتوں کو حکومت خود چلائے گی۔ ان میں صرف اسلحہ جات گولہ بارود۔ پانی سے قوت پیدا کرنا۔ ریلوے گاڑیاں بنانا ٹیلیفون۔ ٹیلیگراف اور وائرلیس کے آلات شامل ہیں۔ باقی تمام صنعتیں پرائیویٹ اداروں کے لئے کھلی ہوں گی۔ اور حکومت ایسے پرائیویٹ اداروں کو ہر ممکن مدد دے گی۔ قائد اعظم نے فرمایا۔ کہ جس طرح پاکستان رقبہ کے اعتبار سے ایشیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک ہے۔ اگر کوشش کی گئی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب صنعتی اعتبار سے بھی پاکستان صف اول میں اپنی جگہ بنائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں کانگرس نہیں ٹوٹے گی

بمبئی ۲۷ اپریل:- معلوم ہوا ہے۔ کہ جب تک آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا پاس کردہ دستور عمل میں نہ آئے گا۔ تب تک کانگرس پاکستان کے صوبوں میں بھی اپنی سرگرمیاں جاری رکھے گی نئے دستور عمل پر شاید [illegible] میں عمل شروع ہوگا۔ عبوری دور میں کانگرس کے نئے انتخابات نہیں ہوں گے۔ مگر پاکستان کے صوبوں سے منتخب ہونے والے ممبر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبر نہیں رہیں گے۔

لیک سیکسیس ۲۷ اپریل:- فارس الخوری (شام) نے کہا۔ کہ یروشلم کے تحفظ کے لئے وہ ہر اقدام کی حمایت کریں گے لیکن وہ یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ایسے اقدام کو تقسیم فلسطین کی تجویز کا جزو نہ سمجھ لیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ محض ایک عارضی اور ہنگامی اقدام ہوگا۔ اور اسے مسئلہ فلسطین کے متعلق اسمبلی کے کسی فیصلے پر اثر انداز نہ ہونا چاہیئے۔

* چاہیئے۔ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے منظوری پرمٹ کا انتظام کر دے گا مشرقی پنجاب جانے کے سب انتظامات مکمل ہو چکے ہیں مگر عملدرآمد کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

اسیران مشرقی پنجاب کی توجہ کیلئے

لاہور ۲۷ اپریل:- سیکرٹری مسلم لیگ ریلیف کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسیران مشرقی پنجاب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام سابقہ حالات جو ان کو مشرقی پنجاب میں ۱۵ اگست کے بعد پیش آئے دفتر صوبہ مسلم لیگ میں آ کر درج کرا دیں۔ اس غرض کے لئے دفتر صوبہ مسلم لیگ میں ایک علیحدہ دفتر کھولا گیا ہے۔ جو نو بجے صبح سے شام کے پانچ بجے تک کھلا رہتا ہے۔

کراچی ۲۶ اپریل:- آج سندھ کے گورنر نے گورنمنٹ ہاؤس میں ایرانی صحافت نگاروں سے ملاقات کی۔ یہ اخبار نویس اس وفد خیر سگالی کے مشن پر پاکستان آیا ہوا ہے۔

ریاست قلات میں پاکستان کے باشندوں کو خطرہ

کوئٹہ ۲۶ اپریل:- قلات پولیس کے سابق انسپکٹر جنرل لفٹیننٹ کرنل میر حیدر کل کی مسلح گارڈ کی حفاظت میں تشریف لائے انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر قلات میں پاکستان کے باشندوں کو مناسب اور فوری امداد نہ پہنچائی گئی۔ تو انکی جان و مال خطرہ میں ہے۔ سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ ۲۰ اپریل کو پاکستان کے چند باشندوں پر جو اس وقت قلات کی ملازمت میں ہیں۔ حملہ کیا گیا۔ اور انہیں لوٹ مار کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوٹھی پر بھی حملہ کیا گیا اور جب تک مجھے کوئٹہ نہیں پہنچایا گیا۔ تب تک میں تقریباً ایک قیدی کی حیثیت میں رہا۔

کرنل حیدر نے کہا۔ کہ جب سے فساد شروع ہوا (؟) ۔ اور قلات کی فوجوں میں جتنے کرانی سپاہی تھے۔ ان سے ہتھیار [illegible] گئے۔ انہیں قلات میں قید کر دیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا۔ کہ اس سلسلے میں امداد کے لئے جو تار پاکستان بھیجے گئے۔ ان کو ٹیلیگراف آفس میں روک لیا گیا تھا۔

کرنل حیدر صوبہ سرحد کے باشندے ہیں۔ اور دو سال سے ریاست قلات میں ملازم ہیں۔ انسپکٹر جنرل پولیس کے علاوہ آپ [illegible] کے آفیسر کمانڈنگ کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔

[illegible] ہندوستان اور پاکستان میں رفاقتی تعلقات پیدا کر دے گا۔

اڑھائی لاکھ پونڈ پر یہودیوں کا قبضہ

تل ابیب ۲۷ اپریل:- ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یہودیوں کی دہشت پسند جماعت ارگن زوائی لیومی نے آج برکلے بنک تل ابیب کے دو لاکھ پچاس ہزار پونڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔

مسٹر چندریگر کا جانشین

کراچی ۲۷ اپریل:- کراچی میں یہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کہ لندن میں مقیم موجودہ پاکستانی ہائی کمشنر کو مسٹر اسمٰعیل چندریگر کی جگہ وزیر تجارت بنایا جائے گا۔ اس کے متعلق کچھ سننے میں نہیں آیا۔ کہ مسٹر رحمت کی جگہ کس کو ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔

مغربی بنگال کی وزارت میں ردوبدل

کلکتہ ۲۶ اپریل:- کچھ عرصے سے مغربی بنگال کی وزارت میں ردوبدل کی افواہیں اڑ رہی تھیں۔ آج اس سلسلے میں وہاں کے وزیر اعظم ڈاکٹر بی سی رائے نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ کانگرس پارٹی کے ممبروں نے انہیں ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ پارٹی کی میٹنگ بلائی جائے اور بنگال صوبہ کانگرس کمیٹی کے صدر مسٹر سریندر ناتھ گھوش کی قیادت میں دوسری وزارت مرتب کی جائے۔

عراق نے جنگ فلسطین میں شرکت کا فیصلہ کر لیا

لندن ۲۸ اپریل:- بغداد میں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عراق نے بھی اعراب فلسطین کی امداد کے لئے فوجی اعتبار سے دوسرے عرب ممالک کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے پر بطیب خاطر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔ بغداد سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ عرب لیگ کی ممبر حکومتیں عنقریب فلسطین پر ایک عام حملہ کرنے والی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ فی الحال عراقی افواج کی (جن میں ہوائی فوج بھی شامل ہے) نقل و حرکت کو بالالتزام خفیہ رکھا جائے گا۔

شاہ عبداللہ کا یہودیوں کو انتباہ

عمان ۲۶ اپریل:- شرق اردن کے شاہ عبداللہ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر یہودیوں نے ان کی اس نصیحت پر عمل نہ کیا۔ کہ وہ عرب ملکوں میں پرامن شہریوں کی زندگی بسر کریں۔ تو وہ فلسطین کو از دو کرائے رہیں گے۔

پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کا بیان!

لاہور ۲۷ اپریل:- مشرقی پنجاب میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر میجر جنرل عبدالرحمٰن نے آج لاہور میں کہا۔ کہ مشرقی پنجاب اور ہندوستانی ریاستوں میں اغوا شدہ مسلمان عورتوں کی بازیابی کا کام پوری سرگرمی اور تیزی سے جاری ہے۔ اور اس سلسلے میں حکمران اور بڑے بڑے افسر مکمل تعاون کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ ہندوستانی ریاستوں کا موجودہ